

بیبیوں نے عرض کیا:

یا رسول کیا وہ اندھے نہیں ہیں؟ وہ نہ ہمیں دیکھیں گے نہ پہچانیں گے۔

فرمایا:

کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تم دونوں انہیں نہیں دیکھ سکتیں؟

۲۔ وَلَا يُبْدِيَنَّ زِيْنَتَهُنَّ: اپنی زیبائش کو ظاہر نہ کریں۔ یعنی زیبائش والے مقامات کو ظاہر نہ کریں خواہ ان پر فعلاً زیورات موجود ہوں یا نہ ہوں۔ لہذا زِيْنَتَهُنَّ سے مراد مواضع زینتہن ہیں اور خود زیورات کو دیکھنا بھی حرام نہیں ہے اگر وہ پہنے ہوئے نہ ہوں۔

۳۔ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا: مگر وہ جو خود سے ظاہر ہو۔ وہ زیبائش جو از خود ظاہر ہو۔ جس میں اظہار نہ ہو۔ ظاہر کرنا نہ ہو، خود ظاہر ہو۔

عورتوں کی زیبائش میں سے بعض وہ ہیں جو ظاہر نہ کرنے کی صورت میں ظاہر نہیں ہوتیں۔ جیسے سینہ، سر کے بال، داخلی لباس۔ بعض زیبائش ایسی ہیں جو اظہار کے بغیر ظاہر ہو جاتی ہیں جیسے ہاتھ، پاؤں۔

احادیث کے مطابق إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا میں ان جگہوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے جو دوسری قسم سے متعلق ہیں۔

مروی ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا عورت اگر محرم نہیں ہے تو کہاں تک اسے دیکھ سکتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

الْوَجْهَ وَ الْكَفَّانِ وَ الْقَدَمَانِ - (الکافی ۵: ۵۲۱)

چہرہ دونوں ہاتھ اور دونوں قدم دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی روایت میں فرمایا:

الوجه والكف و موضع السوار - (مسائل علی بن جعفر (ع) ص ۲۱۹)

چہرہ، ہاتھ اور کنگن کی جگہ۔

ایک روایت میں آیا ہے:

الرَّيْنَةُ الظَّابِرَةُ الْكُحْلُ وَالْخَاتَمُ - (الکافی ۵: ۵۲۱)

ظاہری زینت سرمہ اور انگوٹھی ہے۔

فضیل بن یسار کی روایت میں آیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال ہوا کہ کیا عورت کے بازو زینت میں شمار ہوتے ہیں؟ فرمایا:

نَعَمْ وَ مَا دُونَ الْخِمَارِ مِنَ الرَّيْنَةِ وَ مَا دُونَ السَّوَارِيْنِ - (الکافی ۵: ۵۲۰)

ہاں اوڑھنی کے اندر زینت شمار ہوتے ہیں اور کنگن کے اندر بھی۔

البتہ صاحب الجواہر فرماتے ہیں:

بعید نہیں اس آیت سے خود زیبائش کو بھی چھپانا واجب ہو جائے اگر یہ زیورات اپنی جگہوں پر ہوں۔

جسم کی نمائش کے بغیر صرف زیورات کا چھپانا واجب ہو سکتا ہے اگر یہ زیورات اپنے مقامات پر پہنے ہوئے ہوں۔

اس موقف پر اس آیت کا آخری جملہ **وَلَا يَضْرِبَنَّ بَارِ جُلَيْهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيَنَّ مِنَ زِيْنَتِهِنَّ** دلیل بن سکتا ہے۔ جب زیور کی آواز بھی پوشیدہ رکھنا واجب ہے تو خود زیورات کو جب پہنے ہوئے ہوں، چھپانا واجب ہو جائے گا خواہ ان زیورات کے ساتھ جسم کا کوئی حصہ نظر آتا ہو یا نہ۔ اس موقف کے مطابق **وَلَا يُدْرِيَنَّ زِيْنَتِهِنَّ** میں موضع الزينة مراد لینے کی ضرورت نہیں چونکہ خود زیورات کا اظہار بھی جائز نہیں ہے۔

ان روایات میں زیبائش کے مقامات کا ذکر ہے جیسے دونوں ہاتھ، چہرہ۔ دیگر روایات میں خود زیبائش کا ذکر ہے جیسے سرمہ اور انگوٹھی۔ البتہ سرمے کا چہرے سے اور انگوٹھی کا تعلق ہاتھوں سے ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عورتوں پر واجب کیا ہے؟ ان جگہوں کو چھپانا ہے جو زیبائش کے مقامات ہیں جیسے گردن سینہ خواہ ان پر زیورات ہوں یا نہ ہوں یا صرف ان پر زیورات ہونے کی صورت میں چھپانا ہے جیسے آنکھیں سرمگین اور ہاتھوں میں انگوٹھی ہونے کی صورت میں چھپانا واجب نہیں ہے؟

جواب یہ ہے کہ زیبائش کی جگہوں کا چھپانا واجب ہے خواہ ان پر زیورات ہوں یا نہ ہوں۔ دوسری روایات کو ہم پہلی روایت پر حمل کر سکتے ہیں کہ آنکھوں اور ہاتھوں کا چھپانا ہر صورت میں واجب نہیں ہے خواہ ان میں سرمہ اور انگوٹھی کی زیبائش موجود ہو۔

۴۔ **وَلَا يَضْرِبَنَّ بَارِ جُلَيْهِنَّ عَلَى جُيُوْ بِهِنَّ**: اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں۔ جس سے گردن اور سینہ چھپ جائیں۔ آیہ حجاب کے نزول سے پہلے عورتیں اپنی چادروں کو کندھوں پر پیچھے کی طرف ڈال دیتی تھیں جس سے گردن اور سینہ نمایاں ہوتا تھا۔ اس آیت میں حکم آیا جس چادر (خمر) سے عورتیں اپنے سروں کو چھپاتی ہیں ان سے سینوں کو بھی چھپائیں۔ چہرے کا مسئلہ روایات اور علماء کے فتاویٰ سے معلوم ہے۔ ہم اس پر سورۃ الاحزاب آیت ۵۹ میں روشنی ڈالیں گے۔

۵۔ **وَلَا يُدْرِيَنَّ زِيْنَتِهِنَّ**: وہ زیبائش جو نامحرم مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں ہے ان کے بارے میں استثناءات کا ذکر ہے:

الف۔ **إِلَّا لِبُعُو لَتِهِنَّ**: اپنے شوہروں کے لیے وہ اپنے آپ کو زیبائش سے آراستہ کر سکتی ہیں بلکہ شوہر کے لیے آرائش نہ کرنے والی عورتوں کی مذمت ہے۔ ملاحظہ ہو مستدرک الوسائل ۱: ۳۹۴۔ باب کراۃ ترک المرأة للحلی۔

ب۔ **أَوَ أَبَائِهِنَّ**: میں باپ، دادا، پردادا، نانا، پرانا سب شامل ہیں۔

ج۔ **أَوَ أَبَاءِ بُعُو لَتِهِنَّ**: شوہر کا باپ۔

د۔ **أَوَ أَبَائِهِنَّ**: اپنے بیٹے، پوتے، نواسے سب شامل ہیں۔

هـ۔ **أَوَ أَبَاءِ بُعُو لَتِهِنَّ**: اپنے شوہر کے بیٹے۔

و۔ **أَوَ إِخْوَانِهِنَّ**: اپنے سگے بھائی، سوتیلے بھائی۔

ز۔ **أَوَ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ**: بھائیوں کے بیٹے۔ اس میں پوتے، پڑپوتے شامل ہیں۔

ح۔ اَوْ بِنَى أَخَوْتِهِنَّ: بہنوں کے بیٹے۔

ان کے علاوہ سگے ماموں اور سگے چچا بھی محرم ہیں۔ اگرچہ آیت میں ذکر نہیں تاہم مسئلہ ایک مسلمہ ہے۔

ط۔ اَوْ نِسَائِهِنَّ: اپنی عورتوں سے مراد مسلمان عورتیں ہیں۔ غیر مسلم، یہودی، مسیحی اور مجوسی عورتوں کے سامنے پوری زیب و زینت کا اظہار نہیں ہونا چاہیے۔ حدیث میں اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ وہ اپنے مردوں کو تمہاری زیبائش بیان کریں گی۔

ی۔ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْ مَانُئِهِنَّ: مملوکہ کنیز، خواہ غیر مسلم کیوں نہ ہو۔ کیا اس میں غلام بھی شامل ہیں؟ ایک روایت میں فرمایا: غلام بھی شامل ہیں۔ (مجمع البیان)

ک۔ اَوْ التَّبَعِيْنَ غَيْرِ اُولَى الْاِرْبَةِ: ایسے تابع خادم جو عورت کی خواہش نہ رکھتے ہوں۔ جو گھر میں خادم کی حیثیت سے کام کاج کرتے ہیں۔ ایسے ہوش و حواس کے مالک نہیں ہیں کہ جن سے جنسی خواہشات بیدار ہوں۔ اس کی تطبیق میں چند اقوال ہیں۔ جنسی خواہشات نہ رکھنے والوں میں زیادہ سن رسیدہ لوگ، نامرد، مقطوع الذکر یا کسی بیماری کی وجہ سے جنسی خواہش نہ رکھنے والے سب شامل ہیں لیکن روایت میں یہ سب آیت کے مصداق نہیں ہیں۔

حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام کی روایت میں مصداق کا ذکر ہے:

هُوَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا يَأْتِي النِّسَاءَ - (التہذیب ۴۶۸:۷)

غیر اُولَى الْاِرْبَةِ سے مراد وہ کم عقل ہے جو عورتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

ل۔ اَوْ الطِّفْلِ الَّذِي ن: وہ بچے جن میں ابھی جنسی خواہشات بیدار نہ ہوئی ہوں۔ مثلاً دس سال سے کم عمر کے بچے۔

۶۔ وَ لَا يَضْرِبَنَّ بَارِ جُلْهِنَّ: وہ اپنے پاؤں زمین پر ایسے مارتی ہوئی نہ چلا کریں جس سے ان کے پاؤں کے زیورات کی جھنکار نامحرم مرد محسوس کریں اور ان کی توجہ مبذول ہو جائے۔

اس حکم سے یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ صرف نگاہ نہیں بلکہ باقی حواس سے بھی بچنا چاہیے جو خواہشات کو مشتعل کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

ایما امرأة استعطرت وخرجت ليوجد ريحها فهي زانية ---- (مجموعہ ورام ۱:۲۸)

کوئی عورت عطر لگا کر نکلے تاکہ دوسروں کو خوشبو محسوس ہو تو یہ بھی ایک قسم کا زنا ہے۔

۷۔ وَ تَوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ: اس سلسلے میں تم سے نگاہ و دیگر حواس کے ذریعے لغزشیں ہوتی رہی ہیں۔ ان کے لیے توبہ کرو۔ اللہ کے تازہ وضع کردہ احکام کی طرف رجوع کرو اور جن چیزوں سے منع کیا ہے ان سے باز آ جاؤ۔

اہم نکات

۱۔ فساد کو اس کے پہلے قدم پر روکنا آسان اور مؤثر ہے۔

الکوتر فی تفسیر القرآن جلد 5 صفحہ 453